

شرح : شراب سے بدست ہوئے بغیر حقائق کائنات کے متعلق مشورہ اور علم کا فتنہ و ہنگامہ کس کا دل برداشت کر سکتا ہے ؟ لیکن مصیبت یہ ہے کہ شراب پلانے والے بے حوصلگی و کم ظرفی سے کام لیتے ہیں۔ وہ ناپ تول کر مقدار کے خط دیکھ دیکھ کر شراب پلاتے ہیں، جس سے وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی کہ آشوب علم و آگاہی کا دکھ درد دب جائے۔ مثلاً یہ دکھ کہ یہاں کی زندگی عارضی ہے اور انسان کو جلد رخت سفر باندھ کر دوسری دنیا کی طرف روانہ ہونا ہے یا یہ دکھ کہ جن عزیزوں اور دوستوں سے ہمیں محبت ہے، وہ بھی ہماری طرح آگے پیچھے یہاں سے رخصت ہو جائیں گے اور ہمیں ان کے فراق کا داغ برداشت کرنا پڑے گا، یہ دکھ کہ دنیا میں حقیقی دوستی اور وفاداری بالکل ناپید نظر آتی ہے یہ اور اس قسم کی تمام چیزیں انسان کے لیے دکھ۔ پریشانی اور اذیت کا باعث ہوتی ہیں۔ شراب ہوش و حواس سے عاری کر دینے کا ایک ذریعہ ہے اور اس ذریعے سے کام لے بغیر حقیقتوں کا تحمل ممکن ہی نہیں۔ مرزا نے ایک اور شعر میں بھی اسی قسم کا خیال ظاہر کیا ہے، اگرچہ اس میں صراحتاً علم و آگاہی کا ذکر نہیں آیا !

مے سے غرض نشاط ہے کس رویا کو

اک گونہ بیخودی مجھے دن رات پائیے

صرف وہ شے، جسے اک گونہ بیخودی قرار دیا گیا ہے، علم و آگاہی کے فتنہ و

آشوب کو قابل برداشت بنا سکتی ہے۔

۳۔ لغات : کاروبار : مشغولیتیں، حرکتیں، پیشہ

شرح :۔ بیل بھولوں کے ساتھ عشق کے باعث دیوانی ہو رہی ہے۔

اور بے اختیار آہ و فغاں کر رہی ہے، لیکن بھول اس کی ان حرکتوں اور مشغولیتوں

کی ہنسی اڑا رہے ہیں۔ نہ بیل کو اس حالت کا کوئی احساس ہے اور نہ بھول ہنسی ضبط

کر لینے پر آمادہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے، جس شے کو عشق کہتے ہیں، وہ دماغ کی خرابی اور

منور کے سوا کچھ نہیں۔ خصوصیت سے اس لیے کہ عموماً دیوانوں ہی کی ہنسی اڑا